9588 ـ كيا اجبارى معاملات ميں مسلمان استخاره كرے ؟

سوال

مجھ سے ايك بھائى نے كسى بھى پراجيكٹ يا كام كے ليے استخاره كے جواز كے متعلق دريافت كيا، ہميں جابر رضى الله تعالى عنہ كى مندرجہ ذيل حديث كا علم تو ہے:
" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہميں سب امور ميں استخاره كى تعليم ديتے تھے .... " يہ حديث بخارى شريف ميں ہے.
ليكن اگر كوئى شخص الزامى كام كے ليے استخاره كرے تو پھر ! كيونكہ ميں حديث ميں وارد لفظ كلھا يعنى سب امور كو نہيں سمجھ سكا، آيا سب امور كو شامل ہے يا كہ بطور اغلبيت ذكر ہوا ہے، كيونكہ ميرى سمجھ كے مطابق عربى لغت ميں كل سے مراد اغلبيت ہے.
تو كيا جناب فضيلة الشيخ آپ حديث ميں وارد كلمہ " كلھا " كى كچھ وضاحت فرمائيں گے؟ اور كيا اجبارى معاملات ميں بھى استخاره كيا جا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

واجبات سرانجام دينے ميں كوئى اختيار نہيں ہے، كيونكہ اللہ تعالى نے يہ ہم پر لازم كيے ہيں، اور اسى طرح حرام اشياء اور كاموں كو ترك كرنے ميں بھى كوئى اختيار نہيں، لھذا ايسا عمل جسے كيے بغير كوئى چاره نہ ہو اس ميں استخاره كا كوئى معنى نہيں، اور اس ميں استخاره مشروع نہيں ہے.

بلكہ استخاره تو مباح كاموں ميں سے ايك كى ترجيح كے ليے ہے، اور اسى طرح كئى ايك مستحبات ميں سے ايك مستحب كى تعيين كے ليے استخاره كيا جاتا ہے، مثلا يہ كہ وه كونسے ملك اور شہر ميں علم حاصل كرنے كے ليے جائے، يا پھر كس استاد اور شيخ سے علم حاصل كرے، يا كونسے درس ميں بيٹھے، تو اس ميں مشوره كرے اور پھر جو اسے راجح لگے اس ميں استخاره كر لے.

اور اسى طرح كسى خاص اور معين عورت سے شادى كرنے كے ليے استخاره كر سكتا ہے، يا پھر اس برس يا اس كے بعد نفلى حج كرنے ميں استخاره كر سكتا ہے، اور اسى طرح ہر اس چيز ميں جس ميں اسے تردد ہو، تو يہ اس قول " نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہميں سب امور ميں استخاره كرنے كى تعليم ديتے تھے" ميں داخل ہو گا.

واللہ اعلم .